مولانا عبدالرزاق عزام الحقانی

# مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب خالق حقیقی سے جاملے۔

کتنا بے کیف ہے سارا جہاں تیرے بغیر
گلشن ہستی میں آئی خزان تیرے بغیر

## ابتدائی حالات

آپؒ کے فراق سے دل شکستہ ہیں۔اور آنکھیں پرنم،کل تک جن کے نام کے ساتھ حفظہ اللہ کی دعاء زبان پر مچلتی تھی آج انکو رحمہ اللہ کی دعاء دیتے ہوئے دل لرزنے لگتا ہے آپؒ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ کے نیک معزز سادات خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے والد صاحب قدرت علی شاہ زمیندار تھے مرحوم خود بھی کھیتی باڑی کرتے تھے۔

آپؒ نے جامعہ حقانیہ سے ابتداء سے دورہ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی ۔1955 میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد 1973 کو جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت حسن بصریؒ کے تفسیر پر تفصیلی حاشیہ لکھنے سمیت شعبہ قضاۃ میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی بارہ سال جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد کراچی تشریف لے آئے اور دارالعلوم کورنگی و جامعہ احسن العلوم میں دو سال استاد الحدیث کی حیثیت سے منسلک رہنے کے بعد میران شاہ میں معروف جہادی کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے مدرسے میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہو گئے۔

## علمی ہمسفر

1990 میں بانی دارالعلوم حقانیہ نمونہ اسلاف مولانا عبدالحقؒ کی خواہش پر جامعہ حقانیہ سے منسلک ہوئے اور مرتے دم تک منصب جلیلہ شیخ الحدیث کی منصب پر فائز رہے علمی ہم سفر آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں سے شیخ المشائخ مولانا سمیع الحق صاحب حفظہ اللہ ہے جو دیوبند ثانی جامعہ حقانیہ کے مہتمم اور ابھی آپؒ کے مسند حدیث کے جانشین ہے مولانا سمیع الحق کے بارے میں آپ فرماتے کہ دنیا میں مولانا سمیع الحق لوگ سیاسی شخصیت کے رو سے جانتے ہیں لیکن دراصل مولانا سمیع الحق ایک علمی پہاڑ ہے جو کئی کتابوں کے مصنف ہے۔نمونہ طور پر مولانا سمیع الحق صاحب کے تصنیفات میں خطبات مشاہیر دس ضخیم جلدوں میں شمائل کے شرح زین المحافل، بخاری ثانی اور ترمذی ثانی کے مخصوص حصوں کے شروح و دیگر کتابوں کے شروح شامل ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ تھے ہم حضرت علامہ کے بارے میں بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ علامہ شیر علی شاہ ہمارے دور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ تھے۔آپؒ کے ولایت میں سے یہ بطور نمونہ ہیں کہ آپؒ کے جنازہ کیلئے پانچ لاکھ کے قریب انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر انتہائی محبت سے آئے تھے اور قبر سے بطور ولایت عجیب خوشبو تا حال جاری اور یہ بھی کہ وفات سے چند لحظہ پہلے مولانا سمیع الحق صاحب کے نام آبدیدہ خط لکھا تحریر میں لکھا تھا کہ میرے دلی تمنا تھے کہ زندگی کے آخری لمحات تک جامعہ حقانیہ میں درس کرلو اور جامعہ ہی میں روح قبض ہوجائے۔مولانا سمیع الحق سے مطالبہ کیا تھا کہ میرے زیر درس کتابیں بخاری، ترمذی کو شیوخ پر تقسیم کی جاتی تاکہ طلبہ کے اسباق ضائع نہ ہوجائے اور التجاء کی تھی کہ شیوخ الحدیث اور طلبہ میرے صحت یابی کیلئے دعائیں فرمائے اور یہ کہ اللہ مجھے زندگی کے آخری لمحات میں کلمہ طیبہ کی توفیق عطاء فرمائے، کلمہ طیبہ سے میرے قبر منور فرمائے اور اللہ مجھے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے اور شافع المشفعین محمد رسول اللہؐ کے ہاتھوں سے حوض کوثر کے پانی سے مجھے سیراب فرمائے۔آج عالم اسلام کے ایک ایک فرد آپ کی یاد اور غم میں افسردہ ہے......

جان کر منجملہ خاصان مے خانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

## ہمہ جہت شخصیت

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے کمالات تو بہت ہیں آپؒ ایسے مقام کو پہنچے ہوئے تھے کہ یہ جملہ زبان زد عام وخاص تھا کہ ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ صحابہ کرامؓ کے قافلے کے بچھڑے ہوئے ساتھی ہوں۔

## ہر میدان کے مرد میدان

مولانا صاحبؒ فقط ایک جید مدرس وصاحب قلم وادب نہ تھے بلکہ تحریکات، تنظیمات اور جوش کی دنیا میں بھی سرخیل تھے افغان جہاد اور افغان طالبان سے غیر معمولی محبت وعقیدت تھی اور افغانستان کے دینی حلقوں میں استاذ الکل کے حیثیت سے جانے جاتے تھے افغانستان میں طالبان کا دور حکومت میں آپ کو دورہ تفسیر کیلئے خاص طور پر مدعو کیا جاتا تھا اور طالبان کے مرکزی قیادت بھی ذوق وشوق سے آپؒ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے آپؒ کا امیر المومنین حضرت اقدس ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہ سے

انتہائی محبت تھے اور انکے قریبانہ دوست تھے ملا محمد عمر مجاہد کے وفات کے بعد آپؒ نے نیا امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ سے بیعت کی۔

یہ تو چند ایک موٹی موٹی خدمات ہیں ورنہ آپ کی خدمات اور کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے ہم نے محض انگلی کٹا کر آپؒ کے معتقدوں میں نام لکھوانے کی غرض سے یہ چند باتیں عرض کر دی ہیں۔

## یہ مشن جاری رہے گا

آخر میں بس ایک اہم بات کر کے بات کو ختم کرتے ہیں غزہ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دشمن نے یہ غلط افواہ پھیلا دی کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں اور قریب تھا کہ ان کی ہمت جواب دے جاتی کہ یکا یک حضرت انس بن نضرؓ نے ایک آواز لگا کر مسلمانوں کے گرتے حوصلوں کو سنبھال لیا اور ان کے دل و دماغ میں بجلیاں دوڑا دیں ......وہ آواز یہ تھی اے مسلمانو اگر حضورؐ جا چکے تو تم حضورؐ کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے جس مشن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے آگے بڑھو اور تم بھی اس مشن پر جانیں قربان کر دو۔ بعد میں اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیات اتار کر باقاعدہ مسلمانوں کی نظریہ سازی فرمائی۔

وما محمد الا رسول ـــــالایہ

''کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہی ہیں جس طرح دیگر رسول اور پیغمبر دنیا سے تشریف لے گئے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک دن جانا ہی ہوگا'' لیکن مسلمانوں کو ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد الٹے پاؤں نہیں ہونا چاہئے اور ساتھ ہی یہ صاف اعلان کی کہ خبردار جو الٹے پاؤں پھر گیا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا بلکہ صرف اور صرف اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے شک حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ بھی دیگر انسانوں کی طرح ایک انسان تھے اور انہوں نے بھی ایک دن جانا ہی تھا سو وہ جا چکے اب ہم نے کیا کرنا ہے؟ جی ہاں آگے بڑھ کر ان کا مشن سنبھالنا ہے اور جس مشن پر وہ جان نچھاور کر گئے اسی مشن پر تن من دھن سب کچھ وار کر اسے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے یہی آپؒ اور اکابر سے وفا ہے اور یہی طرز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے اور یہی قرآن کی دعوت ہے جو مذکور ہوا۔